12۔ مولوی نذیر احمد دہلوی ــــــ شاہد احمد دہلوی

مشکل الفاظ کے معانی

صفحہ نمبر 109: ○ **کھاری:** نمکین ○ **باؤلی:** وہ بڑا کنواں جس میں سیڑھیاں بنی ہوتی ہیں تاکہ مسافر بغیر رسّی ڈول کے نیچے اُتر کر پانی لے سکیں ○ **کھاری باؤلی:** دہلی کا ایک محلہ ○ **دالان:** برآمدہ ○ **دروں:** دروازوں ○ **کواڑوں کی جوڑیاں چڑھی ہوئی تھیں:** دو پٹ کے دروازے نصب تھے ○ **بستے:** چوکھٹے ○ **رنگ بہ رنگ:** مختلف رنگوں کے ○ **کنٹوپ:** وہ ٹوپی جس سے کان بھی ڈھانپے جاسکیں ○ **دِل کی بھڑاس نکلنا:** دِل ہلکا ہوجانا ○ **اشرفی:** سونے کا سکہ ○ **زمانہ سازی:** چالاکی ○ **مامور:** متعین ○ **باک:** ڈر، خوف

صفحہ نمبر 110 : ○ **والی:** حکمران ○ **جاورہ:** ہندوستان کی ایک مسلم ریاست ○ **طبیبوں:** حکیموں ○ **رُوداد:** کہانی، قصہ ○ **چھاپہ خانہ:** پریس ○ **سترے بہترے ہونا:** بہت بوڑھا ہو جانا ○ **صاحب احسن التفاسیر:** احسن التفاسیر کے مصنف ○ **خویش:** رشتے دار ○ **جھانوا:** مٹی سے بنا اوزار جس سے بدن کو رگڑ کر میل اُتارا جاتا ہے ○ **کٹڑا:** محلہ ○ **گٹے پڑنا:** پیشانی، کہنیوں، گھٹنوں یا ٹخنوں کی جلد کا سخت اور سیاہی مائل ہو جانا ○ **آبدیدہ ہونا:** رونا ○ **مصائب:** مشکلات ○ **کڑکڑاتے جاڑوں میں:** سخت سردی میں ○ **بساط:** حیثیت، طاقت ○ **علی الصباح:** صبح سویرے

صفحہ نمبر 111: ○ **ضدن:** ضدی عورت ○ **قدرت کی ستم ظریفی:** تقدیر کا ستم، مقدر کی خرابی ○ **غیور:** غیرت مند ○ **مرفہ الحال:** دولت مند ○ **کھنڈلا:** جھونپڑا ○ **ہلگانا:** پھنسانا ○ **فارغ التحصیل ہونا:** تعلیم مکمل کرنا ○ **اپلوں کی ڈنڈی:** اُپلوں کا ٹال ○ **لیترا:** ٹوٹا ہوا جوتا ○ **تعظیماً:** ادب کے ساتھ ○ **آداب بجالانا:** سلام کرنا

صفحہ نمبر 112 : ○ **حکام:** حاکم کی جمع ○ **معزز:** عزت والا ○ **غبن:** فراڈ، خیانت ○ **محال:** بہت مشکل ○ **دامے، درمے، قدمے، سخنے:** روپے پیسے سے، عملی طور پر، زبان سے ہر طرح سے مدد کرنے کو تیار ○ **محاسب:** حساب کتاب کرنے والا ○ **ڈھارس بندھانا:** حوصلہ بڑھانا ○ **چندہ اگاہنا:** چندہ جمع کرنا ○ **کارآمد:** کام آنے والا ○ **قوتِ تقریر:** تقریر کرنے کی صلاحیت ○ **استعداد:** قابلیت، ہمت ○ **پس و پیش کرنا:** ٹال مٹول کرنا ○ **دُشوار:** مشکل ○ **پنشن:** مدت ملازمت پوری ہونے پر ملنے والا وظیفہ

صفحہ نمبر 113: ○ **ردوقدح:** بحث و تکرار ○ **جید عالم:** بہت بڑا عالم ○ **نظر ثانی کرنا:** دوبارہ دیکھنا ○ **پروف دیکھنا:** تحریر کو پڑھ کر غلطیوں کی نشاندہی کرنا ○ **ترمیم:** تبدیلی ○ **شستہ و رفتہ:** صاف اور رواں، پاک صاف، سلیس ○ **بامحاورہ:** درست محاورے کے مطابق ○ **توشۂ آخرت:** نیک اعمال جو آخرت میں کام آئیں

سبق کا خلاصہ

میں نے مولوی نذیر احمد کو پانچ برس کی عمر میں دیکھا۔ ہم تین بھائی حیدرآباد دکن سے ابا کے ساتھ

دہلی آئے تھے۔ یہ نذیر احمد کے بڑھاپے کا زمانہ تھا ابا ان سے لپٹ کر خوب روئے پھر ہمیں کہا کہ دادا ابا کو سلام کرو۔ دادا نے ہمیں پیار کیا اور ایک ایک اشرفی بھی دی۔ اس کے بعد انہیں دیکھنا نصیب نہیں ہوا۔ مولوی نذیر احمد حق گو تھے اسی لیے دکن میں گزارا نہ کر سکے اور پنشن لے کر دہلی آ گئے ''غیور جنگ'' کا خطاب بھی قبول نہ کیا۔ نواب افتخار علی خاں والی ریاست جاورہ کے بھائی نواب سرفراز علی نے شدید بیماری کے عالم میں خواب دیکھا کہ مولوی نذیر انہیں ''ترجمۃ القرآن'' شائع کرانے کا حکم دے رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ اس طرح تم صحت یاب ہو جاؤ گے۔ نواب سرفراز نے مولوی نذیر احمد کے بیٹے سے اجازت لے کر ترجمہ چھپوایا اور واقعی بالکل صحت مند ہو گئے۔ مولوی نذیر احمد کی کہنیوں پر میل کی تہہ دیکھ کر ان کے عزیز مولوی احمد حسن نے جھانوے سے صاف کرنے کی اجازت مانگی تو مولوی صاحب نے بتایا کہ طالب علمی کے زمانے میں رات رات بھر مسجد کے فرش پر کہنیاں ٹکائے پڑھا کرتا تھا پہلے کہنیوں میں زخم ہوئے پھر گٹے پڑ گئے۔ مولوی نذیر احمد اپنا وہ زمانہ یاد کر کے آبدیدہ ہو گئے۔ وہ بچپن میں شدید سردی کے موسم میں مسجد کی صف میں لپٹ کر سویا کرتے تھے۔ صبح آنکھ نہ کھلتی تو ملا لات رسید کرتا۔ یہ لڑھکتے چلے جاتے اور صف بھی بچھ جاتی۔ محلے کے گھروں سے روٹی بھی لانا پڑتی تھی۔ مولوی عبدالقادر کے گھر میں تو ان سے چھوٹے موٹے کام بھی کروائے جانے لگے۔ ان کی لڑکی انہیں مارتی پیٹتی رہتی تھی۔ ایک بار ان کے ہاتھ بھی کچل ڈالے۔ بعد میں اسی لڑکی سے مولانا کی شادی ہوئی۔ وہ بہت غیور تھے۔ شادی ہوئی تو پندرہ روپے کے ملازم تھے۔ سسرال والے مالدار تھے لیکن مولوی صاحب نے ان کے ساتھ رہنے کے بجائے الگ کھنڈ لا لیا۔ گھر میں ایک جوتی تھی کبھی بیوی پہنتیں اور کبھی میاں۔ دِلی کالج سے تعلیم مکمل کرنے کے بعد مولوی صاحب کو ملازمت نہ ملی تو پرنسپل سے کہا کہ اپلوں کی ڈنڈی کھول کر اس پر دِلی کالج کی سند لگا دوں گا۔ اس کی نوبت نہیں آئی اور ملازمت مل گئی لاہور سے دہلی آتے ہوئے ٹرین کے سفر میں سرسیّد احمد خان نے کہا مولوی صاحب! میں آپ کے جوتے کے تسمے باندھنے کے لائق بھی نہیں۔ مولوی صاحب کھڑے ہو کر تعظیماً تین آداب بجا لائے۔ سرسیّد عمر میں ان سے بیس بائیس برس بڑے تھے۔ مولوی صاحب ان کی عزت کرتے تھے۔ علی گڑھ کالج کے ہندو محاسب نے لاکھوں کا غبن کیا تو دہلی پہنچے اور سرسیّد سے کہا روپیہ کی ضرورت ہو تو حاضر ہے اور کوئی خدمت ہے تو مجھے بتائیں۔ سرسیّد چندہ جمع کرنے کے سلسلے میں دوروں میں مولوی نذیر کو ساتھ رکھتے تھے۔ مولوی صاحب مشہور انگریز مقرر برک کے پائے کے مقرر تھے۔ پرانے سامعین کی رائے ہے کہ مولوی نذیر اور بہادر یار جنگ سامعین پر جادو کرنے کی صلاحیت رکھنے والے مقرر تھے وہ اپنی تقریر سے لوگوں کی جیبیں خالی کروا لیتے۔ عورتیں اپنے زیور تک دے دیتیں۔ مولوی نذیر احمد عربی کے زبردست عالم تھے۔ دوستوں کا دیرینہ تقاضا تھا کہ قرآن کا ترجمہ کریں مگر وہ کہتے کہ یہ علمائے دین کا کام ہے۔ پنشن پانے کے بعد تیسیر کا ترجمہ کیا تو اندازہ ہوا کہ ترجمہ قرآن مشکل کام نہیں، صرف ہچکچاہٹ ہے۔ ایک ایک لفظ پر مکمل توجہ اور عالموں سے مشاورت کے بعد ترجمہ مکمل کیا اور پھر علما سے نظر ثانی بھی کروائی۔ مولوی صاحب